انھوں نے بڑی داد دی، اگرچہ استعمارِ ذہنی کے اثرات بہت گہرے اور دور رس ہیں لیکن یہ محسوس کرکے یک گونہ مسرت ہوئی کہ اب اس کے خلاف بھی ردِعمل شروع ہوگیا ہے اور اگرچہ اُس کی رفتار ابھی سست ہے لیکن اس کا احساس عام ہوتا جا رہا ہے۔ خود جامعہ ازہر کے علماء اور اس کے تعلیم یافتہ حضرات کے ایک طبقہ میں اس کے خلاف بڑی بیزاری ہے اور وہ تحریر و تقریر کے ذریعہ اس کو ختم کرنے کی اپنی جیسی کوشش کر رہے ہیں، ایک جمعہ کی نماز قاہرہ کی مسجد حضرت امام شافعی میں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی تو وہاں بھی دیکھا کہ خطیب صاحب نے اپنے نصف گھنٹہ کے خطبہ میں بڑے پُرزور لب و لہجہ میں ان چیزوں کا ذکر کیا، قرآن و حدیث کے مسلسل حوالوں سے منکرات و فواحش کی قباحت و شناعت پر روشنی ڈالی، اس کے علاوہ وہاں عام رواج ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد خطباء وعظ کہتے ہیں، میں نے دیکھا کہ یہ حضرات بھی ان چیزوں کا ذکر کرتے ہیں لیکن صرف اس قدر کافی نہیں ہے، ضرورت اسکی ہے کہ حکومتیں اس سلسلہ میں اقدام کریں۔

موتمر کے دنوں میں ہی دو تقریبیں بڑی عظیم الشان ہوئیں۔ ایک ۱۴ مارچ کو دار القرآن اور دوسرے دن یعنی ۱۵ کو مدینۃ الجامعہ کے سنگِ بنیاد رکھنے کی رسم، دونوں سنگِ بنیاد نائب صدر جمہوریہ سید حسین الشافعی کے ہاتھوں رکھے گئے، اول الذکر ادارہ کا مقصد ساری دنیا کی زبانوں میں مترجم قرآن مجید کی اور ساتھ ہی علوم قرآن پر تحقیقی اور تبلیغی لٹریچر کی اشاعت! پروگرام یہ ہے کہ ہر سال دس لاکھ قرآن مجید برائے نام ہدیہ پر تقسیم کیے جائیں اور اس ادارہ کو محض قرآنی علوم و فنون کی تعلیم و تعلم اور ان کی تبلیغ کا ایک عالمی ادارہ بنایا جائے، دوسرا سنگِ بنیاد "مدینۃ الجامعہ" کا تھا، یعنی اب جامعہ ازہر کے لئے ایک مستقل شہری الگ بن رہا ہے، جس میں طلباء اور طالبات کے لئے الگ الگ مختلف علوم و فنون کے کالج، ہوسٹل، لائبریری، اسمبلی ہال، کھیل کے میدان، رستوران اور بازار اور پارک اور تیرنے کے تالاب، غرضکہ یہاں ہر وہ چیز ہوگی جس کی ضرورت یونیورسٹی کے طلباء کو ہوتی ہے۔ یہ دونوں تقریبات نہایت عالی شان طریقہ پر منائی گئیں، پورے پنڈال میں بیش قیمت قالین، چٹائی یا دری کی طرح بچھے ہوئے اور ان پر کرسیاں چاروں طرف زربفت پردے آویزاں، قمقموں اور جھاڑ فانوس کا وہ عالم کہ "طوطی کو شش جہت سے مقابل ہے آئینہ" پھر قرآن مجید کی تلاوت، اور وزیر اوقاف اور نائب صدر کی فصیح عربی میں تقریریں! فردوس گوش و عشرت سامعہ! مدینۃ الجامعہ کی تقریب میں مشائخ اور اساتذۂ جامعہ اپنے مخصوص لباس میں، ایک قطار میں طلباء ایک بلاک میں اور لڑکیاں سر پر سپید یا پیلے رومالوں کے ساتھ ایک بلاک میں، یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی بہت ہی بڑی یونیورسٹی کا